

۱- پڑوسی کا خیال رکھا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنْ اشْتَرَيْتَ لَحْمًا أَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَأَكْثَرَ مَرَقَتَهُ وَاعْرِفْ لِحَارِكَ مِنْهُ

اگر تم گوشت خریدو یا سالن پکاؤ تو اس کا شوربہ زیادہ کر لو اور اس میں سے تھوڑا بہت اپنے پڑوسی کو بھی دو۔

(ترمذی: ابو ذر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۷۳۳، صحیح) [یعنی اس میں سے کچھ دو۔ (تحفۃ الاحوذی)]

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ

وہ شخص مومن ہی نہیں جو شکم سیر رہے اور اس کا قریبی پڑوسی بھوکا ہو۔

(الادب المفرد، طبرانی، حاکم، بیہقی: ابن عباس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۵۳۸۲، صحیح)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَا آمَنَ بِي مَنْ بَاتَ شَبَعَانَ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يَعْلَمُ بِهِ .

وہ شخص مومن نہیں جو خوب سیر ہو کر سوئے اور اسے معلوم ہو کہ اس کا قریبی پڑوسی بھوکا ہے۔

(بزار، طبرانی: انس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۵۵۰۵، صحیح)

۲- سونے اور چاندی کے برتن میں کھانا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ إِنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ

جو شخص سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہو تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔

(مسلم، ابن ماجہ: امام احمد، ابن ماجہ، طبرانی: میں ہے: سوائے اس کے کہ وہ توبہ کر لے۔) (صحیح الجامع الصغیر: ۱۶۹۳، صحیح)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَا تَشْرَبُوا فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا

فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ

تم سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو اور نہ ہی ایسی پلیٹ میں کھاؤ اس لئے کہ یہ ان کے لئے دنیا میں اور ہمارے لئے آخرت میں ہے۔

(احمد، متفق علیہ، سنن ابو داؤد: حذیفہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۷۳۳۵، صحیح) (بخاری: ۵۴۲۶، مسلم: ۲۰۶۷)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

....وَمَنْ شَرِبَ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَمْ يَشْرَبْ بِهَا فِي الْآخِرَةِ

(حاکم، صحیح: الترغیب: ۲۱۱۲)

جس نے دنیا میں سونے اور چاندی کے برتنوں میں پیا وہ آخرت میں ان میں نہیں پے گا۔

۳- کھڑے ہو کر کھانے پینے کا حکم

رسول اللہ ﷺ نے کھانے پینے کے ادب کو بیان کیا اور کھڑے ہو کر کھانے پینے سے سختی کرتے ہوئے فرمایا:

عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے سختی سے منع کیا۔ (مسلم: ۲۰۲۳)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ
أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَشْرَبُ قَائِمًا فَقَالَ لَهُ قِهْ قَالَ لِمَهُ
قَالَ أَيْسُرُكَ أَنْ يَشْرَبَ مَعَكَ الْهَرُّ قَالَ لَا
قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ شَرِبَ مَعَكَ مَنْ هُوَ شَرُّ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا تو اس سے فرمایا: تم قہ کر دو، اس نے کہا: کیوں؟ فرمایا: کیا تم پسند کرو گے کہ تمہارے ساتھ بلی بھی پیئے، اس نے جواب دیا: نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے ساتھ تو شیطان نے پیا جو کہ اس سے برا ہے۔ (احمد، الصحیح: ۱۷۵، ۱۷۷)

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا
قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا فَاكُلْ فَقَالَ ذَاكَ أَشْرُ أَوْ أَحَبُّ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے روکا، قتادہ کہتے ہیں ہم نے کہا: تو کھانے کا کیا حکم ہے؟ انھوں نے جواب دیا: وہ تو اس سے زیادہ برا اور خراب ہے۔ (مسلم: ۲۰۲۳)

۴۔ بیٹھنے کی کیفیت

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ قَالَ
أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ شَاةً فَجَثَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رُكْبَتَيْهِ يَأْكُلُ
فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ مَا هَذِهِ الْجِلْسَةُ

فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا
عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو ایک بکری ہدیہ میں دی، رسول اللہ ﷺ اپنے دونوں گھٹنوں کو موڑ کر اسے کھانے لگے، ایک اعرابی نے کہا: یہ کیسی بیٹھک ہے؟ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک خاکسار بندہ بنایا ہے، جبار و سرکش نہیں بنایا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ: عبداللہ بن بسر) (صحیح الجامع: ۱۷۴۰، حسن)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو اکڑوں بیٹھ کر کھجور کھاتے ہوئے دیکھا۔ (مسلم: ۲۰۲۳)

۵۔ ٹیک لگا کر کھانا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

لَا أَكُلُ مُتَكِنًا

ٹیک لگا کر کھانے سے رسول اللہ ﷺ نے صاف طور سے منع نہیں فرمایا اسلئے، ابن عباس، خالد بن ولید، عبیدہ، محمد بن سیرین، عطاء بن یسار، زہری مطلق طور پر ٹیک لگا کر کھانے کے جواز کے قائل تھے۔ (فتح الباری: ۹/۵۴۴)

۶۔ پیٹ کشادہ کر کے کھانا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَطْعَمَيْنِ عَنْ الْجُلُوسِ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ

وَأَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى بَطْنِهِ

ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دو طرح کے کھانوں سے روکا (پہلا یہ کہ) ایسے دسترخوان پر بیٹھا جائے جس پر شراب پی جا رہی ہو، (دوسرا یہ کہ) آدمی اپنے پیٹ کو پھیلا کر کھائے۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم، ابن عمر رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۴/۶۸۷) اور ابن ماجہ میں ہے (اپنے چہرے کو پھیلا کر کھائے)

۷۔ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا

عَنْ عَائِشَةَ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب جنبی ہوتے اور کھانے کا ارادہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے۔

(صحیح ابن ماجہ: ۴۸۳، صحیح ابی داؤد: ۲۱۹، صحیح) (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ: عائشہ رضی اللہ عنہا) (صحیح الجامع: ۴/۶۵۹)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ فَمَضْمَضَ وَغَسَلَ يَدَيْهِ وَصَلَّى

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بکری کی ران کھائی، پھر کلی کی اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دھو کر نماز پڑھی۔

(صحیح ابن ماجہ: ۴۰۰، مختصر الشیخ: ۱۴۹: صحیح)

۸۔ شروع میں بسم اللہ کہنا

اسلام نے زندگی کے تمام معاملات کو اللہ کے نام سے شروع کرنے کا حکم دیا ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ

فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلِقْمَتَيْنِ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا أَنَّهُ لَوْ كَانَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ لَكَفَاكُمُ

فَإِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ

فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ فِي آخِرِهِ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اپنے چھ ساتھیوں کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے اسی دوران ایک اعرابی آیا اور دو لقموں میں پورا کھانا چٹ کر گیا، نبی ﷺ نے

(صحيح: ١٩٦٥، التعليق الرغيب: ١١٥/١١-٣) (تخريج الكلم الطيب: ١١٢) (احمد، ابن ملاح، ابن حبان، يهنيقي: عا. نشره رضى الله عنها) (صحيح الجامع: ١٣٢٣)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

جب کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اسے حلال کر لیتا ہے۔

(احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی: حذیفہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۱۶۵۳، صحیح)

۹۔ کھانے پینے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرے

شکر گزار بندے اللہ کو بہت پیارے ہیں اسی لیے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے ”اَفْلَا حُبُّ اَنْ اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُورًا“ مجھے پسند ہے کہ میں شکر گزار بندہ بنوں۔ (بخاری: ۴۵۵۷)

اسلئے ہر نعمت کے حصول کے بعد رسول اللہ ﷺ نے شکر ادا کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ-----

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَىٰ عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا

أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا

یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے راضی ہو جاتا ہے جب وہ ایک لقمہ کھاتا اور اللہ کی تعریف کرتا ہے یا ایک گھونٹ پیتا اور اس پر اللہ کی تعریف کرتا ہے۔
(احمد، مسلم، ترمذی، نسائی: انس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۱۸۱۶، صحیح)

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَّغَ مِنْ طَعَامِهِ - وَقَالَ مَرَّةً إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ -

قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُورٍ

وَقَالَ مَرَّةَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبَّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودِّعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى رَبَّنَا

ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کھانا کھانے کے بعد (ایک مرتبہ کہا: جب دسترخوان اٹھایا جاتا) کہتے ”تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو ہمارے لئے کافی ہے اور جس نے ہمیں سیراب کیا، ایسا شکر نہیں جو ایک بار کفایت کرے اور چھوڑ دیا جائے اور اس کی حاجت نہ رہے اے ہمارے رب تو حمد کے لائق ہے۔“

(احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ: ابوامامہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۴۷۳۱)

شیطان انسانوں کا بالخصوص مسلمانوں کا دشمن ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے شیطانی کاموں کی مخالفت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا جب کھاؤ بیو تو۔۔۔۔۔

۱۰۔ دانے ہاتھ سے کھاؤ پیو

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرَبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ

فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ

جو شخص کھائے تو سیدھے ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو سیدھے ہاتھ سے پیئے اس لئے کہ شیطان اپنے داغے ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔

(احمد، مسلم، ابوداؤد: ابن عمر رضی اللہ عنہ) (نسائی: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۳۸۳، صحیح)

۱۱۔ تین انگلیوں سے کھانا مستحب ہے

عَنْ أَنَسٍ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعَقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹتے تھے،
(احمد، مسلم، بنن، خلائیہ: انس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۴۶۸۲)

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ فَإِذَا فَرَغَ لَعَقَهَا

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور جب فارغ ہوتے تو انھیں چاٹتے۔
(مسلم: ۲۰۳۲)

۱۲۔ کھانے والا اپنے سامنے سے کھائے

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ (طَعَامًا

فَجَعَلْتُ أَكُلُ مِنْ نَوَاحِي الصَّحْفَةِ

فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ جو کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں کہتے ہیں کہ میں ایک روز نبی ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا اور میں پلیٹ کے اطراف سے کھانے لگا۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے مجھ سے کہا تم اپنے سامنے سے کھاؤ۔

(بخاری: ۵۳۷۷، مسلم: ۲۰۳۲)

۱۳۔ کھانا برتن کے اطراف سے کھانا چاہیے نہ کہ اوپر یا نیچے سے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

إِذَا وَضَعَ الطَّعَامُ فَخُذُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَذَرُوا وَسْطَهُ

فَإِنَّ الْبَرَكَهَ تَنْزِلُ فِي وَسْطِهِ

جب کھانا رکھا جائے تو اس کے کنارے سے کھانا شروع کرو اور نیچے کے حصہ کو چھوڑ دو، اس لئے کہ برکت کھانے کے نیچے میں ہی نازل ہوتی ہے۔

(ابن ماجہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۸۲۹)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

الْبَرَكَهَ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهِ

:برکت کھانے کے نیچے میں نازل ہوتی ہے اس لئے تم اس کے کناروں سے کھاؤ نیچے سے نہ کھاؤ۔

(ترمذی، حاکم: ابن عباس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۱۵۹۱)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

كُلُوا فِي الْقِصْعَةِ مِنْ جَوَانِبِهَا وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهَا فَإِنَّ الْبَرَكَهَ تَنْزِلُ فِي وَسْطِهَا

تم برتن کے کناروں سے کھاؤ بیچ سے نہ کھاؤ اس لئے کہ برکت اس کے بیچ میں اترتی ہے۔

(احمد، بیہقی: ابن عباس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۵۰۲: صحیح)

۱۴۔ جب لقمہ گر جائے تو اسے اٹھالے اور اس میں لگی گندگی کو صاف کر کے کھائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ

جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو اس میں لگی چیز کو نکال کر کھالے اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔

(احمد، مسلم، سنن ملائکہ: انس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۰۱: صحیح)

اسلامی اخوت اور بھائی چارگی کیلئے نیز برکت کے حصول کے لئے.....

۱۵۔ مل جل کر کھایا جائے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفْرُقُوا فَإِنَّ الْبَرَكَهَ مَعَ الْجَمَاعَةِ

تم مل جل کر کھاؤ الگ الگ ہو کر نہ کھاؤ، اس لئے کہ برکت مل کر کھانے میں ہے۔

(ابن ماجہ: عمر رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۴۵۰۰: حسن)

عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ

أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ قَالُوا نَعَمْ

قَالَ فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ

وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے شکایت کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کھاتے ہیں لیکن پیٹ نہیں بھرتا۔ تو نبی ﷺ نے

فرمایا: شاید کہ تم الگ الگ کھاتے ہو۔ ان سب نے کہا: ہاں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم مل کر کھانا کھاؤ اور کھانے پر اللہ کا نام لو تو اللہ اس میں برکت دے گا۔

(احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم: وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۱۴۲: حسن)

۱۶۔ ایسے دسترخوان پر بیٹھنا حرام ہے جس پر شراب ہو

اسلام میں حرام خوری منع ہے بلکہ جن جگہوں پر حرام خوری ہو ایسی جگہوں پر بھی کھانے سے منع کر دیا ہے انہی جگہوں میں سے ایک وہ دسترخوان ہے جس پر شراب ہو۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسُ عَلَى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا بِالْخَمْرِ

جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چل رہا ہو۔

(ترمذی، حاکم: جابر رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۶۵۰۶: حسن)

۱۷۔ دو کھجوروں کو ملا کر کھانا منع ہے

مسلمانوں کو اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ کسی بھی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچایے یہاں تک کہ جب کھانے پینے میں تو بلا اجازت دو کھجور بھی ایک ساتھ نہ کھائیں۔

عَنْ جَبَلَةَ

كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فِي بَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ

فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمَرَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ

جبلہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چند عراقیوں کے ساتھ مدینہ میں تھے اسی درمیان قحط پڑا، ابن زبیر ہمیں کھجور دیتے تھے جب ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہم پر گذر ہوا تو کہنے لگے: اللہ کے رسول ﷺ نے دو کھجوریں ایک ساتھ کھانے سے منع فرمایا ہے سوائے اس کے کہ تم اپنے بھائی سے اجازت لے کر کھاؤ۔

(بخاری: ۲۳۵۵، مسلم: ۲۰۳۵)

۱۸- کھانا ٹھنڈا کر کے کھایا جائے

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ

أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا ثَرَدَتْ عَطْتُهُ شَيْئًا حَتَّى يَذْهَبَ فَوْرُهُ

ثُمَّ تَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْبَرَكََةِ

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا جب بھی شہد بناتیں تو اسے کسی چیز سے ڈھانک دیتیں یہاں تک کہ اس کی گرمی چلی جاتی پھر کہتیں میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ زیادہ برکت کا سبب ہے۔

(دارمی، ابن حبان، حاکم، بیہقی، ابن ابی الدنیا، الجوزی) (الصحيح: ۳۹۲، ۶۵۹)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

"لَا يُؤْكَلُ طَعَامٌ حَتَّى يَذْهَبَ بُخَارُهُ."

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کھانا نہ کھایا جائے یہاں تک کہ اس کی گرمی چلی جائے۔

(بیہقی: صحیح) (ارواء: ۱۹۷۸، الصحيح: ۳۹۲)

۱۹- کھانے میں عیب لگانا اور اسے حقیر سمجھنا منع ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں لگایا اگر آپ کو وہ کھانا چھالگتا تو اسے کھاتے اور اگر ناپسند ہوتا تو اسے چھوڑ دیتے۔

(بخاری: ۲۵۰۹، مسلم: ۲۰۶۳)

۲۰- برتن میں سانس لینا یا اس میں پھونکنا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ

جب کوئی شخص پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔
(بخاری: ۱۵۳، مسلم: ۲۶۷۷، لفظ بخاری کے ہیں)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ
ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے روکا ہے۔
(احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۶۸۲۰، صحیح)

۲۱- تین سانس میں پیا جائے

عَنْ أَنَسٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا
انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ تین مرتبہ برتن منہ سے دور کر کے سانس لیتے۔
(بخاری: ۵۶۳۱، مسلم: ۲۰۲۸)
اللہ کے نبی ﷺ کا فرمان: (فی الاناء) یعنی منہ سے برتن کو دور کرتے۔ (حاشیہ: السندی علی ابن ماجہ)
اسلام نے ہر طرح کی آسانی پیش کی ہے اگر کوئی شخص ایک سانس میں پینا چاہے تو اجازت ہے اس شرط کے ساتھ کہ نہ برتن میں سانس لے اور نہ ہی اس میں پھونکے۔

۲۲- ایک ہی مرتبہ میں میں پینا بھی جائز ہے

عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْجُهَنِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ مَرْوَانَ وَهُوَ يَسْأَلُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ
هَلْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَنَفَّسَ وَهُوَ يَشْرَبُ فِي إِنَائِهِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ نَعَمْ
فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِّي لَا أُرَوِّى مِنْ نَفْسٍ وَاحِدٍ
قَالَ فَإِذَا تَنَفَّسْتَ فَنَحِّ الْمَاءَ عَنْ وَجْهِكَ
قَالَ فَإِنِّي أَرَى الْقَذَاةَ فَأَنْفُخُهَا قَالَ فَإِذَا رَأَيْتَهَا فَأَهْرِقْهَا وَلَا تَنْفُخْهَا
ابوالمثنیٰ الجہنی کہتے ہیں کہ میں نے مروان کو ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے سوال کرتے ہوئے سنا کہ کیا اللہ کے رسول ﷺ نے پینے وقت برتن میں سانس لینے سے روکا ہے؟ تو ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں (اور انھوں نے قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: کہ جب نبی ﷺ نے برتن میں سانس لینے سے روکا تو) ایک شخص نے نبی ﷺ سے کہا: میں ایک سانس میں پانی پی کر سیراب نہیں ہو سکتا۔ تو نبی ﷺ نے اس کے کہا: جب تمہیں سانس لینے کی ضرورت پڑے تو پانی کو اپنے چہرے سے دور کر لو۔ اس نے کہا: جب میں پانی میں کوئی چیز دیکھتا ہوں تو بھی پھونکتا ہوں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جب تم اسے دیکھو تو پانی پھینک دو پھونکو نہیں۔
(موطأ، ترمذی، ابن جان، حاکم، احمد: لفظ مسند احمد کے ہیں: شعیب الارنؤط نے صحیح کہا ہے) (الصحیح: ۳۸۵، حسن)

۲۳- جو قوم کو پلائے وہ آخر میں پیئے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پیئے گا۔
(احمد، مسلم، ابوقادہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۰۸۸، صحیح)

۲۴- کھاتے وقت بات کرنا

قَالَ ابْنُ مُفْلِحٍ: قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:

تَعَشَيْتُ مَرَّةً أَنَا وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ [أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ] وَقِرَابَةٌ لَهُ

فَجَعَلْنَا لَا نَتَكَلَّمُ وَهُوَ يَأْكُلُ وَيَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ وَبِسْمِ اللَّهِ

ثُمَّ قَالَ: أَكُلْ وَحَمْدُ خَيْرٌ مِنْ أَكْلِ وَصُمْتُ

ابن مفلح کہتے ہیں کہ اسحاق بن ابراہیم کہہ رہے تھے میں اور ابو عبد اللہ (احمد بن حنبلؒ) ایک مرتبہ رات کا کھانا کھا رہے تھے اور وہ ان کے رشتہ میں تھے، (اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں) اور ہم بات نہیں کر رہے تھے، اور کھاتے کھاتے کہہ رہے تھے: ”الحمد للہ و بسم اللہ“ پھر کہا: کھاتے وقت اللہ کی تعریف کرنا بہتر ہے چپ رہنے سے۔
(الآداب الشرعیہ: ۱۶۳/۳)

۲۵- زیادہ کھانا کھانے کی کراہیت

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

مَا مَلَأَ آدَمِيُّ وَعَاءٌ شَرًّا مِنْ بَطْنٍ

بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أَكْلَاتٍ يُقْمَنَ صَلْبُهُ

فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِبَطْعَامِهِ وَثُلُثٌ لَشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ

آدمی پیٹ سے برا کوئی دوسرا برتن نہیں بھرتا آدمی کے لئے اتنا ہی کھانا کافی ہے جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھے، اگر اس کے لئے زیادہ کھانا ضروری ہی ہو تو اپنے کھانے کی مقدار کا ایک تہائی حصہ کھائے، ایک تہائی حصہ پیئے اور ایک تہائی حصہ اپنے نفس میں خالی رکھے۔
(احمد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم، مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۵۶۷، صحیح)

۲۶- کھانے کے بعد انگلیوں اور برتن کا چاٹنا

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ

جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ ان میں سے کس میں برکت ہے۔

(احمد، مسلم، ترمذی، ابوبریرہ رضی اللہ عنہ) (طبرانی: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) (معجم الاوسط: انس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۳۸۲، صحیح)

عَنْ جَابِرٍ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بَلْعَقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّخْفَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةُ

جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انگلیوں اور برتن کے چاٹنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا تم نہیں جانتے ہو کہ کس کھانے میں برکت ہے۔
(مسلم: ۲۰۳۳)